احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۸ سوموار ۱۴- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲۹- نبوت ۷۲ ۱۳ھش ' ۲۹- نومبر ۹۳ء

خدا کے پیار کی نگاہ

مالی وسعت فضل تو ہے لیکن خواہ یہ کتنا بڑا فضل ہو اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اگر مالی فضل آپ کے ساتھ تازندگی وفا بھی کرے تب بھی وہ آپ کے ساتھ آگے نہیں جائے گا۔ سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت ایسی چیز ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی آپ کے ساتھ جاتی ہے۔ خدا کے پیار کی نگاہ اس دنیا میں بھی آپ پر پڑتی ہے اور اگلی دنیا میں اس سے زیادہ شدت کے ساتھ پڑتی ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذِکرُ اللہ اور عملِ صالح کا چولی دامن کا ساتھ ہے

غفلت کو چھوڑ کر اللہ کی محبت کے میدان میں نکلو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۹- نومبر ۱۹۹۳ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن= ۱۹/ نومبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ذکر اللہ کے نتیجے میں انسانی عمل سنور جاتے ہیں اس لحاظ سے ذکر اللہ اور عمل صالح کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ غفلت کی حالت کو چھوڑ کر اللہ کی محبت کے میدان میں آگے نکلو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست Live ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ ریڈیو کے ۲۵ میٹر بینڈ پر بھی خطبہ نشر کیا گیا اس دفعہ خطبے کا ابتدائی حصہ ڈش انٹینا کے ذریعے دیکھا نہیں گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی مقبولیت میں اضافے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں پر مخالفت بھی ساتھ جاری ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بھارت کی کوششوں کو پھلدار درختوں میں تبدیل کردے۔

حضور نے ہندوستان میں مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں سخت مخالفتوں کے باوجود حکام اس امر پر قائم ہیں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کو سرکاری سرپرستی حاصل نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاکستان میں کیفیت یہ ہوئی ہے کہ بدیوں نے شرافت کی آواز کو دبا دیا ہے۔ میرا تجزیہ ہے کہ پاکستان کے لوگوں میں شرافت موجود ہے اور اگر غیر کا خوف نہ ہو تو عموماً" لوگ مذہبی امور میں شرافت دکھاتے ہیں۔ پاکستان میں جب جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر جلائی گئیں تو ایک بھی حکومتی کارندے کو اوپر سے لے کر نیچے تک، کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس واقعے کی مذمت کرتا۔

ہندوستان میں اگرچہ اجودھیا میں بابری مسجد کا سانحہ رونما ہوا مگر حکومت نے یہ شرارت کرنے والوں کی مذمت ضرور کی۔ کھلم کھلا اس ظلم کی اجازت نہیں دی۔ اور جب یہ سانحہ ہوا تو سب اہل فکر نے اس کی مذمت کی۔ چاہے کہیں کہ جھوٹے منہ سے ہی کی ہو' یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ ایک شاعر نے بڑی موثر نظم لکھی جس میں اس نے کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ مسجد مٹائی ہے۔ تم نے تو دنیا بھر سے مندر مٹا دیئے ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان سے کبھی ایسی آواز نہیں اٹھی۔ بھارت میں قانون شریر کی حفاظت نہیں کر رہا لیکن پاکستان میں قانون شریر کی حفاظت کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعا کریں ہندوستان کی جماعت جو دعوت الی اللہ کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے ان سے کوئی ایسی حرکت بھی نہ ہو جائے کہ جو دشمن کو کسی کارروائی کا موقع دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ دیکھو اللہ ہی کے ذکر سے دل تسلی پاتے ہیں۔ ذکر اللہ اور عمل صالح کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ تصوف کا جھوٹا تصور ہے کہ اللہ کے ذکر کے نتیجے میں انسان دوسرے اعمال سے بے نیاز ہو جاتا ہے' عبادات سے' بنی نوع انسان کی خدمت سے' اور دنیا سے کنارہ کشی کر لیتا ہے کلام الٰہی ایسے نظریات کی کلیتہ" تردید کرتا ہے۔ ناممکن ہے کہ ذکر سچا ہو اور اعمال صالحہ نہ بجا لائے جائیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ذکر اللہ کے بعد اعمال صالحہ کو نیا حسن ملتا ہے۔ دنیا کے بھی کام ہوتے ہیں مگر ذکر اللہ دلوں پر غالب رہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صرف ظاہری عبادت کافی نہیں۔ اگر دلوں میں ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں اور آپ عبادت کے لئے چلے جاتے ہیں۔ تو وہ یقیناً نسبتاً" کم درجہ کی ہوگی۔ لیکن جس میں ذکر اللہ غالب آ جائے وہ عبادت لازماً" اچھی ہوگی۔ کیونکہ عبادت کے اندر ذکر الٰہی عبادت کو زندہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔

ذکر کے معانی کو اہل لغت نے جس طرح سمجھا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکر کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ کی صفات حسنہ پر اس طرح غور کیا جائے کہ اللہ کی صفات کا پہلو فوراً ابھر کر سامنے آ جائے۔ دنیا کا کوئی بھی کام کر رہے ہوں زبان پر ذکر الٰہی جاری ہو۔ اور پھر یہ ذکر صرف یاد آ جانا کافی نہیں بلکہ اس کو بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ خاموش ذکر کافی نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کا زبان پر جاری ہونا ایک طبعی اور ضروری امر ہے۔ یہ عبادت سے باہر کے ذکر کا تذکرہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عام دنیا میں اگر فوری طور پر خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ یاد نہ آئیں تو یاد رکھنے کی کوشش کے لئے بعض فیصلے کر لیں کہ فلاں بات ہوئی تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ مثلاً کھانا کھانا ہے' کسی اچھی چیز یا نعمت کا حاصل کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح سے خدا کے ذکر کے بہانے بنا لیں۔ اور یوں رفتہ رفتہ خدا کا ذکر از خود آپ کے دل سے پھوٹے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے بزرگوں کے اقوال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان غفلت کے میدان میں پڑا رہتا ہے۔ ذکر اللہ سے انسان غفلت سے نکل کر مشاہدہ کے میدان میں آ جاتا ہے۔ اور اس کے دل پر اللہ کی محبت اور خوف غالب آ جاتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا علم کے نتیجے میں اللہ سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ غفلت کے میدان کو چھوڑ کر اللہ کی محبت کے میدان میں نکلو۔

(نوٹ = اس خطبے کا ابتدائی ۱۵- ۲۰ منٹ کا حصہ ڈش انٹینا کے ذریعے سنا نہیں گیا۔ بقیہ حصے کا خلاصہ اوپر درج کیا گیا ہے)

مستقل معلمین وقف جدید کی کلاس

وقف جدید کے مستقل معلمین کی کلاس ۱۵- جنوری ۱۹۹۴ء سے شروع ہو رہی ہے۔ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں نیز وہ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید وقف زندگی کی خواہش رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف کے ۔ ۳۱- دسمبر ۱۹۹۳ء تک دفتر کو ارسال فرمائیں۔

نام- ولدیت- عمر- سکونت- تعلیم- تاریخ بیعت- دینی تعلیم- (ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۹ / نبوت ۱۳۷۲ ہش ۲۹ / نومبر ۱۹۹۳ء

غلطی کا ارتکاب

اپنے اقوال اور افعال پر تو ہمیشہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہیں کوئی غلط بات نہ کہہ دی جائے۔ کہیں کوئی غلط کام نہ ہو جائے۔ کہیں انسان دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ بن جائے اور کہیں وہ اپنے لئے ہی مضرّت رساں حالت نہ پیدا کرلے۔ اگر انسان اپنے اقوال و افعال کا جائزہ لیتا رہے تو یقیناً اس کی زندگی روز بروز بہتر ہوتی چلی جائے گی اسی سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ صاحب ایمان پر کوئی دو دن برابر نہیں ہوتے۔ گذرے ہوئے کل سے آج بہتر ہونا چاہئے اور آج سے آنے والا کل بہتر ہونا لازمی ہے۔ لیکن یہ صرف اور صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے اقوال و اعمال کا جائزہ لیتا رہے۔ کہاں پھسلا اور کہاں وہ ٹھیک چلا۔

اور اگر کہیں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا ازالہ کرے۔ اور آئندہ سے اس غلطی کے ارتکاب سے گریز کرے۔ اور یہ بھی سوچ کہ یہ جو اچھا کام کیا ہے اس سے زیادہ اچھا کیا کر سکتا ہوں۔ اور پھر اس سے زیادہ اچھا کام کرنے کی کوشش کرے۔ ایسا کرے تو اس کا قدم بہتری کی طرف ہو گا اور وہ اس بات پر اطمینان کا سانس لے سکے گا کہ ہر صاحبِ ایمان کی طرح اس کا قدم ترقی کی طرف ہے۔ اس کا گذرے ہوئے کل سے آج بہتر ہے اور اس کا آنے والا کل آج سے بہتر ہو گا۔

اگرچہ غلطی تو نہ ہی کی جائے تو اچھا ہے لیکن غلطی کر لینا اس لئے کوئی بڑی بات نہیں کہ انسانی فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ انسان سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں انسان خطا کا پتلا ہے۔ لیکن غلطی سے صرفِ نظر کرنا یا غلطی پر ندامت کا اظہار نہ کرنا یا غلطی کی تلافی کی کوشش نہ کرنا بہت خسارے کی بات ہے اس سے ایک تو پہلی غلطی قائم رہتی ہے اور دوسرے یہ کہ مزید غلطیوں کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ انسان غلط کار ہی ہو جاتا ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ اول تو غلطی کرنے سے بچا جائے اور اگر غلطی ہو ہی جائے تو اس کا ازالہ کیا جائے۔ اس پر ندامت کا اظہار کیا جائے۔ اور آئندہ کم از کم وہ غلطی کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

اس کا ایک طریق یہ بھی ہے اور یہ سب سے زیادہ موثر طریق ہے کہ انسان خدا کی طرف نگاہ رکھے اس سے مدد مانگے۔ اور خلوص دل سے مدد مانگے۔ جو کچھ اپنی استطاعت میں ہے وہ کرے اور اس سے آگے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا ہو اچاہے کہ اس سے غلطی کا دوبارہ ارتکاب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غلطیاں نہ کرنے کی بھی توفیق دے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم اس سے مدد مانگتے رہیں۔

میرے منصف کو دیجیئے گا دعا
ہمت و حوصلہ ہو اُس کو عطا
رُو رعائت نہ ہو کسی کی بھی
فیصلہ کی بناء ہو خوفِ خدا

ابو الاقبال

آیئے دل میں مرے عشرت کا ساماں دیکھئے
عشق کے داغوں سے یہ سینہ چراغاں دیکھئے

میرے نالے' میری آہیں میری فریاد و فغاں
گریۂ پیہم مرا' اشکوں کا طوفاں دیکھئے

زندگی کے سینکڑوں ارمان لاکھوں حسرتیں
سو رہی ہیں منظرِ گورِ غریباں دیکھئے

دیدنی ہیں اس دلِ پُر داغ کی تابانیاں
اس میں تارے دیکھئے ماہِ درخشاں دیکھئے

یہ وفورِ گریۂِ غم اور یہ پاسِ ضبطِ عشق
مُہرِ خاموشی لبوں پر دل میں طوفاں دیکھئے

داستانِ طور موسیٰ بھی بڑی شے ہے مگر
اپنے سینے میں انہی جلووں کو پنہاں دیکھئے

بے نیازِ دو جہاں ہوں فیضؔ میں از فیضِ عشق
بے سرو ساماں ہوں لیکن ساز و ساماں دیکھئے

فیض چنگوی

جسے یہ معلوم ہو اور جس کا یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جس نے شروع ہی سے ہماری راہنمائی اور کامیابی کے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ ہماری استطاعت کے مطابق اور ہمارے ماحول کے لحاظ سے اور جو وقت کا تقاضا تھا اسے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر ہم اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلیں گے اس کی ہدایتوں پر عمل کریں گے تو یہ ہو ہی نہیں ہو سکتا کہ ہم ناکام ہوں۔

غرض جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اپنی کمزوری اور اپنے گناہ اور اپنی بے مائیگی کا احساس انتہاء تک پہنچتے ہوئے بھی ایک انتہائی قادر مطلق خدا پر اس کا ایمان ہوتا ہے اس کی صفات کی معرفت اسے حاصل ہوتی ہے پھر جب وہ خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا ہے تو غیر کی قائم کردہ روکیں اسے ڈراتی نہیں۔ (اور جو کچھ تم ہمیں ایذاء پہنچاؤ گے اس پر ہم صبر کریں گے۔) میں (ایمان والوں) کی یہی صفت بتائی گئی ہے تیسری بات (توکل کرنے والوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہئے) ہے اس میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ عقلاً۔ نہ فطرتاً' نہ شرعاً اور نہ مشاہدہ کے لحاظ سے کسی اور پر توکل ہو سکتا ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

تابردلم نظر شداز مہر ماہِ مارا
کردست سیم خالص قلبِ سیاہ مارا

جب میرے دل پر میرے چاند نے محبت کی نظر ڈالی تو میرے سیاہ دل کو خالص چاندی بنا دیا

لطفِ عمیم دلبر ہر دم مرا بخواند
ہر چند مے زنند ایں اغیار راہِ مارا

دلبر کی عالمگیر مہربانیاں مجھے بلا رہی ہیں ہر چند کہ یہ غیر لوگ ہمارے راستہ میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں

در کوئے دلستانم چوں خاکِ کُوشب و روز
دیگر نشاں چہ باشد اقبال و جاہ مارا

میں تو دن رات اپنے محبوب کے کوچہ میں خاک کی طرح پڑا رہتا ہوں اس سے بڑھ کر ہمارے عزت و اقبال کی اور کیا علامت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان اشعار میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے فدائیت کا ماحصل یہ بیان فرمایا ہے کہ جب خدا بھی انسان پر محبت اور مہربانی کی نظر ڈالتا ہے تو اس کی سیاہی کو سفیدی میں بدل دیتا ہے۔ یعنی اس کے سیاہ دل کو خالص چاندی کی مانند بنا دیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی محبت کا کوئی نتیجہ نظر نہ آئے تو انسان مایوس ہو جائے اور وہ اپنے دل سے اس اعتبار کو اٹھتا دیکھے کہ خدا تعالیٰ اس کی طرف محبت سے دیکھتا ہے۔ جب انسان ایک انسان سے محبت کرتا ہے تو اسے محبت کا جواب ملتا ہے یا ملنے کا امکان ہوتا ہے یا وہ یہ خواہش کرتا ہے کہ اس کی محبت کا جواب محبت میں دیا جائے اللہ تعالیٰ سے محبت کے سلسلے میں بھی انسان یہی توقع رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے اور اس سے محبت کرنے کے نتیجہ میں وہ اس کی زندگی بدل کر رکھ دے۔

حضور فرماتے ہیں کہ میں تو ہمہ وقت خدا تعالیٰ کی طرف رجحان رکھتا ہوں اور اسی کی طرف دوڑ کر جانا چاہتا ہوں کیونکہ وہ مجھے بلا رہا ہے۔ حضور اپنی ساری عزت اور اقبال اور خوش بختی اسی میں سمجھتے ہیں کہ اس محبت کے کوچہ میں یعنی خدا تعالیٰ سے محبت کے کوچہ میں۔ آپ خاک کی طرح پڑے رہیں یعنی ہر وہ بات جو خدا تعالیٰ کہے اسے سنیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے جذبات اور اپنے خیالات کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ خاکساری کی انتہا کرتے ہوئے خاک ہی کی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت کے کوچے میں آپ مقیم رہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہی ہمارے لئے حقیقی عزت اور اقبال کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس سے ایسی محبت کر سکیں کہ اس کی محبت کے مورد بن جائیں اور وہ ہمارے سیاہ دلوں کو خالص چاندی جیسا سفید بنا دے۔ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی طرف دوڑ کر جائیں اور کوئی شخص ہمارا راستہ نہ روک سکے۔ ہم اس کی محبت کے کوچے میں انتہائی خاکساری کے ساتھ پڑے رہیں اور اسی کو اپنی سب سے بڑی عزت و اقبال کی علامت سمجھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

صفات الٰہی پر غور کرو اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو نتیجہ یہ ہوگا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب تر ہوتی جائے گی اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کرلے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

رسول کریم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ مرد زیور نہ پہنیں۔ وہ ریشم استعمال نہ کریں۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ عورتوں کے لئے زیور حرام نہیں۔ مگر ان کے لئے بھی عام حالات میں رسول کریم ﷺ نے زیورات کو ناپسند فرمایا ہے۔ گو اس وجہ سے کہ وہ مقام زینت ہیں زیورات کا استعمال ان کے لئے جائز ہے مگر دین حق اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ زیورات پر اس قدر خرچ کیا جائے کہ ملک کی اقتصادی حالت کو نقصان پہنچ جائے۔ یا انہیں اس قدر زیورات بنوا کر دیئے جائیں کہ ان میں تفاخر کی روح پیدا ہو جائے یا اس کے نتیجہ میں لالچ اور حرص کا مادہ ان میں بڑھ جائے۔ ان کے لئے زیورات کی اجازت ہے مگر ایک حد کے اندر۔ لیکن مردوں کے لئے زیورات کا استعمال قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے اسی طرح وہ برتن جو سونے چاندی کے ہوں ان کا استعمال رسول کریم ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہے۔

اس ضمن میں وہ اشیاء بھی آجاتی ہیں جو عام طور پر محض زینت یا تفاخر کے لئے امراء اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنی کوٹھیوں کی زینت کے لئے ایسی ایسی چیزیں خرید لیتے ہیں جن کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً بعض لوگ چینی کے پرانے برتن خرید کر اپنے مکانوں میں رکھ لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک بڑی قیمتی چیز خریدی ہے۔ یوروپین لوگوں میں خصوصیت کے ساتھ یہ نقص ہے کہ وہ پانچ پانچ دس دس ہزار روپیہ اس قسم کے برتن خریدنے پر صرف کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ وہ برتن ہیں جو آج سے اتنے ہزار سال پہلے کے ہیں۔ یا پرانے قالین بڑی قیمت پر خرید کر اپنے مکانوں میں لٹکا لیتے ہیں حالانکہ ویسے ہی قالین پچاس ساٹھ روپیہ میں آسانی سے مل جاتے ہیں۔ لیکن محض اس لئے کہ وہ لوگوں کو بتا سکیں کہ یہ قالین فلاں بادشاہ کا ہے یا فلاں زمانہ کا ہے وہ بہت کچھ روپیہ اس کے خریدنے پر برباد کر دیتے ہیں۔ دین حق کے نزدیک یہ سب لغو چیزیں ہیں اور ان میں کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ کیونکہ صرف دولت کے اظہار کے لئے لوگ ان چیزوں کو خریدتے اور اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یوروپین لوگوں کو اگر آج پتہ لگے کہ کسریٰ کا قالین ان کو مل رہا ہے تو شائد اس کے لئے وہ ایک کروڑ روپیہ بھی دے دیں۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک اس کی اتنی حیثیت تھی کہ ایک جنگ میں کسریٰ نے کہا کہ مسلمان افسر میرے پاس لائے جائیں میں ان کے ساتھ خود بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر صحابہؓ کا ایک وفد اس کے پاس گیا۔ اور ان کے سردار اپنے بھدے جوتوں کے ساتھ قالین پر اپنا نیزہ مارتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔ بادشاہ ان کی اس حرکت کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ لوگوں میں کوئی تمیز ہی نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ بادشاہ ہو کر بھی قالین کی عزت کرتا تھا۔ اور مسلمان غریب ہو کر بھی صرف خدا کی عزت کرتا تھا۔ اور کسریٰ کے پاس ہونے کی وجہ سے قالین اس کی نظروں میں کوئی عزت نہیں رکھتا تھا۔ وہ صرف اس چیز کی عزت کرتا تھا۔ جس کی خدا عزت کرتا تھا۔ غرض رسول کریم ﷺ نے ان ساری باتوں کو عملاً ناجائز قرار دیا ہے اور فرمایا کہ مومن کا یہ کام نہیں کہ ان لغو کاموں میں اپنے وقت کو ضائع کرے اور اس قسم کی بیکار چیزوں پر اپنے روپیہ کو برباد کرے۔ آج کل کے لحاظ سے سینما اور تھیٹر وغیرہ بھی اس حکم کے نیچے آ جائیں گے کیونکہ سینما اور تھیٹروں وغیرہ پر بھی ملک کی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہوتا ہے۔ یوروپ کی آزاد حکومتیں جو اپنی اقتصادی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہتی ہیں ان کی تو یہ حالت ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سینما اور تھیٹر بناتی ہیں تاکہ وہ لوگ جو سینماؤں کی کمی کی وجہ سے اس تعیش سے محروم ہیں وہ بھی اس میں حصہ لے سکیں۔ اور ان کی دولت اور ان کا وقت بھی اس پر صرف ہوں لیکن دین حق قطعی طور پر ان تمام چیزوں کو جو بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں بند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ان کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر دین حق کے ان احکام پر پوری طرح عمل کیا جائے تو امراء کی ظاہری حالت بھی ایک حد تک مساوات کی طرف لوٹ آئے۔ کیونکہ ناجائز کمائی کا ایک بڑا محرک ناجائز اور بے فائدہ اخراجات ہی ہوتے ہیں۔ اس طرح (وہ لغو چیزوں سے احتراز کرتے ہیں) میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ حقیقی مومن صرف لغو کاموں ہی سے نہیں بچتے بلکہ لغو خیالات سے بھی بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ظفر چوہدری

محترم چوہدری محمد حسین باجوہ

چوہدری محمد حسین باجوہ صاحب بہت ہی نیک اور متوکل بزرگ تھے۔ آپ نواب محمد دین صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے صاحبزادگان میں سے چوہدری محمد عظیم، چوہدری محمد عبداللہ اور کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب حیات ہیں جبکہ چوہدری عزیز احمد صاحب کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ خاکسار کو اس فرشتہ سیرت بزرگ سے ذاتی شناسائی کا شرف تو حاصل نہیں تھا لیکن ان کے اعلیٰ تقویٰ اور خصوصی قبولیت دعا کے متعلق چند واقعات کا علم ان کے رفقاء کی وساطت سے ضرور ہوا ہے۔ ذیل میں دو ایسے واقعات پیش ہیں۔ اگر ان کے بیان کوئی خامی یا غلطی ہو تو امید ہے کہ قارئین میں سے کوئی اس کی ضرور نشاندہی کر سکے گا۔

میرے والد چوہدری بشیر احمد صاحب (وفات شدہ) نے مجھے بتایا کہ ۱۹۱۲ء کے قریب وہ پسرور سکول میں پڑھتے تھے اور سکول کے بورڈنگ میں رہتے تھے۔ کوئی دو سال قبل ان کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا اور حال ہی میں ان کے والد (چوہدری غلام احمد رفیق بانی سلسلہ) بھی وفات پا گئے تھے۔ میرے والد کی عمر اس وقت کوئی بارہ برس تھی اور دو سرے دو بھائی اور ایک بہن ان سے چھوٹے تھے۔ ان سانحات کا علم ان کے بورڈنگ کے انچارج استاد کو بھی ہو چکا تھا۔ ایک روز والد صاحب کو اچانک کارڈ ملا کہ ان کے چھوٹے بھائی رشید احمد جو کہ تایا کے پاس موضع چھور میں مقیم تھے. بعارضہ طاعون سخت بیمار ہیں۔ والد صاحب جو کہ اس نو عمری میں پہلے پے بہ پے صدمے اٹھا چکے تھے سخت دلگیر ہوئے اور روتے روتے بورڈنگ انچارج کے پاس پہنچے۔ چونکہ ان صاحب کو گزشتہ حالات کا علم تھا اس لئے یہ کارڈ پڑھ کر ان کی طبیعت پر بھی بہت اثر ہوا۔ انہوں نے کچھ تسلی دی لیکن ساتھ ہی کہا کہ اس مشکل وقت میں تمہیں اپنے کسی عزیز کے پاس چلا جانا چاہئے۔ پھر پوچھا کہ کیا کوئی تمہارا عزیز اس علاقہ میں ہے؟ والد صاحب کو چوہدری محمد حسین صاحب کا خیال آیا جو کہ پسرور کچہری میں ملازم تھے۔ ماسٹر صاحب نے کہا کہ تم فوراً ان کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ پسرور کچہری پہنچے اور پوچھتے پوچھتے چوہدری محمد حسین صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ زبان سے تو کچھ نہ کہہ سکے لیکن روتے روتے وہ کارڈ جو چھور سے آیا تھا ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ چوہدری صاحب تمام خاندانی حالات سے پہلے ہی واقف تھے۔ انہوں نے کارڈ پڑھا اور والد صاحب کو کہا کہ تم یہیں بیٹھ جاؤ اور میں وضو کر کے دعا کرتا ہوں۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ ابھی چوہدری صاحب وضو ہی کر رہے تھے کہ ان کی طبیعت سنبھلنی شروع ہو گئی اور پھر جوں جوں چوہدری صاحب دوگانہ نفل ادا کرتے گئے ان کی طبیعت درجہ بدرجہ سنبھلتی گئی۔ حتیٰ کہ جب انہوں نے سلام پھیرا تو والد صاحب کو پورا یقین ہو چکا تھا کہ ان کے بھائی اس موذی مرض سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ایسا ہی ہوا۔ چوہدری رشید احمد صاحب کی عمر اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھیاسی برس کے لگ بھگ ہے اور وہ کراچی میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی اولاد کو بیشمار دینی اور دنیوی انعامات سے نوازا ہے۔

دوسرا واقعہ مجھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بتایا۔ جن دنوں وہ ہندوستان میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر (یعنی مرکزی وزیر) تھے۔ چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب (جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے) ان کے پاس شملہ میں آئے۔ چوہدری عزیز احمد نہائت قابل طالب علم تھے اور پنجاب بھر میں سب ججی کے مقابلہ میں اول آئے تھے۔ انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے کہا کہ وہ امتحان میں تو اول آ گئے ہیں لیکن تعیناتی کے لئے انہیں طبی امتحان بھی پاس کرنا ہے اور اس ضمن میں انہیں چوہدری صاحب کی مدد کی ضرورت ہے۔ استفسار پر انہوں نے بتایا کہ انہیں ایک آنکھ سے نظر نہیں آتا اور ان کا صرف ایک گردہ کام کرتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اس معاملہ میں تو وہ کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ یہ صحیح ہے کہ میڈیکل بورڈ کے صدر سے ان کے مراسم ہیں لیکن وہ یہ سفارش تو نہیں کر سکتے کہ قاعدہ قانون کو بالائے طاق رکھ دیا جائے اور ایک ایسے شخص کو پاس کر دیا جائے جو کہ فی الحقیقت طبی معیار پر پورا نہیں اترتا۔

چوہدری عزیز احمد صاحب نے کہا کہ آپ نے یہ تو بتا دیا ہے کہ آپ کیا نہیں کر سکتے۔ لیکن اس بات کا تو خیال کریں کہ جو کچھ میرے اختیار میں تھا اس میں خدا کے فضل سے کامیابی حاصل کر چکا ہوں۔ آپ کم از کم یہ مشورہ تو دیں کہ اب میں کیا کروں۔ چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ میں نے تمہارے والد (چوہدری محمد حسین باجوہ صاحب) کو کہتے سنا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں کہ لوگ کیسے کہتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ مجھے تو جب کوئی خاص معاملہ درپیش ہو تو میں ایک کوٹھڑی میں اپنے آپ کو بند کر لیتا ہوں اور پھر آہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے چمٹ جاتا ہوں (پنجابی میں کہا: "رب نو جپھا مار لیناں") اور نہیں چھوڑتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ یہ نہ کہہ دے کہ اچھا تمہاری بات مان لی۔ یہ بات سنا کر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ میرا مشورہ ہے کہ تم اپنے والد سے کہو کہ وہ تمہارے لئے "کوٹھڑی والی" دعا کریں۔ چنانچہ چوہدری عزیز احمد صاحب نے ایسا ہی کیا اور ان کے لئے درد دل سے دعا کی۔

جب طبی معائنہ میں آنکھوں کے امتحان کا مرحلہ آیا تو ڈاکٹر نے اتفاقاً پہلے اس آنکھ کا معائنہ کیا جس کی بینائی ٹھیک تھی۔ جونہی وہ دوسری آنکھ دیکھنے لگا تو ساتھ والے کمرے میں فون کی گھنٹی بجی اور اس طرف متوجہ ہو گیا۔ واپسی پر اس نے کہا کہ ایک آنکھ تو دیکھ چکا ہوں اب دوسری آنکھ دیکھ لیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے سہواً پھر اسی آنکھ کا معائنہ کیا جسے وہ پہلے دیکھ چکا تھا اور رپورٹ پر لکھ دیا کہ دونوں آنکھیں ٹھیک ہیں اور بینائی کے لحاظ سے یہ امیدوار صحت مند ہے۔ اسی طرح جس ڈاکٹر نے دوسرے جسمانی اعضا کا معائنہ کیا وہ بھی کسی وجہ سے یہ معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ امیدوار کا صرف ایک گردہ کام کرتا ہے۔

چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب پہلے سب جج مقرر ہوئے اور بعد میں سیشن جج بنے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں پریکٹس کی۔ نوے سال سے کچھ ہی کم عمر پائی اور باوجود کمزور صحت کے آخری دم تک نہائت فعال زندگی گزاری۔ ان کے اوصاف حمیدہ میں سے کشادہ پیشانی، معاملہ فہمی، اخلاقی جرأت۔ بیباک راست گوئی۔ منصف مزاجی۔ ہمدردی اور تقویٰ ایسے نمایاں تھے کہ غیر بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں اپنے بزرگ والد کے قریب جگہ دے۔

فضل احمد ساجد

محترم شیخ شریف احمد صاحب

محترم شیخ شریف احمد صاحب نے ہارٹ اٹیک کے ایک شدید حملے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء بوقت ۹.۵۳ بجے صبح بعمر ۶۱ سال اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

میں جب سے کوٹ مومن میں تعینات ہوا ہوں اس وقت سے ان کی سحر انگیز شخصیت سے متاثر تھا۔ ان میں بے پناہ خصوصیات تھیں۔ جماعت احمدیہ کے لئے ان کی خدمات ناقابل بیان ہیں۔ محترم شیخ صاحب کی وفات سے کوٹ مومن سونا سونا لگتا ہے آپ جماعت احمدیہ کوٹ مومن کے صدر رہتے تھے۔ اور اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے شبانہ روز سرگرم عمل تھے۔ پورے علاقے کی ایک مشہور احمدی شخصیت تھے۔ خصوصاً امانت اور دیانت کے بارہ میں بہت مشہور تھے اکثر غیر از جماعت احباب اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے۔ جماعتی عہدیداروں سے بہت محبت کرتے تھے اور ہر وقت ان کی حوصلہ افزائی فرماتے رہتے. ربوہ یا دیگر مقامات سے آنے والے عہدیداروں یا نمائندوں کی مہمان نوازی کرنا باعث فخر سمجھتے تھے. اور ہمیشہ ذاتی طور پر ان کی میزبانی کا شرف حاصل کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ میں بھی ہمیشہ سرگرم عمل رہتے تھے۔ اور اپنی ذاتی خوبیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے غیر از جماعت افراد کو جماعت کے نظام سے روشناس کراتے رہتے۔ ۱۹۷۴ء میں بعض شرپسندوں نے انہیں اور ان کے بیٹے مکرم محمد خالد انجم صاحب کو اس حد تک تکلیف دی کہ دونوں باپ بیٹے کی صحت کو شدید نقصان پہنچا۔ خدا کے فضل سے ان کی اولاد بھی اپنے والد کی طرح جماعت سے بے انتہا عقیدت رکھتی ہے اور جماعت کے جملہ امور میں بڑی تندھی سے سرگرم عمل ہے جون ۱۹۸۸ء میں آپ کو دعوت الی اللہ کے دوران گرفتار کر لیا گیا۔ جس کے نتیجے میں (۲۳) دن تک جیل میں رہے اور اسیران راہ مولیٰ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ضمانت پر رہائی کے بعد ابھی تک اس کیس کی تاریخیں بھگت رہے تھے کہ خدا کو پیارے ہو گئے۔

ان کے ایک بیٹے مکرم محمد خالد انجم بھی اسیران راہ مولیٰ میں شامل ہیں جن پر کلمہ طیبہ لگانے کا جرم ہے تادم تحریر ان کا کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور فیصلہ ہونا باقی ہے آپ روحانی طور پر بھی بہت مضبوط تھے عبادات کے پابند، چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور امام وقت کے احکامات اور تحاریک پر لبیک کہنے والے تھے آپ نے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ مبشر

عربی زبان - ام الالسنہ

میں اس وقت عربی زبان کی فضیلت تقدیس واہمیت اور رفعت مقام کے متعلق کچھ مختصراً بیان کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں عربی زبان کی افضلیت اور اس کے ام الالسنہ ہونے کے بارہ میں پر زور دلائل مستند دلائل اور براہین پیش فرمائے ہیں ان کی مثال تو ۱۴/ سو سال میں نہیں مل سکتی۔ آپ نے بہت سی زبانوں کے الفاظ کے متعلق یہ ثابت کیا ہے کہ یہ عربی زبان کا ماخذ ہیں۔ عربی زبان کے حسن بیان فصاحت و بلاغت اور دیگر لسانی برتری اور خوبیاں واضح طور پر تفصیل سے بیان فرمائی ہیں۔ اب کچھ عرصہ پہلے حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے کتاب منن الرحمٰن کی راہنمائی اور دلائل و حوالہ جات کو مد نظر رکھتے ہوئے پوری تحقیق و کاوش کے بعد مبسوط و مدلل کتاب مزید تفصیل کے ساتھ عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے بارے میں لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور اس عظیم کارنامہ کا انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ میں عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے بارہ میں صرف اردو کی تھوڑی سی مثال پیش کرتی ہوں کیونکہ اردو زبان اس وقت بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکی ہے قریباً ہر ملک میں کم و بیش لوگ اردو لکھنے بولنے والے موجود ہیں۔ مثلاً اردو میں ایک خط لکھا جاتا ہے جس میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام اس کی صفات کے ساتھ لیا جاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور درود کے الفاظ یہ سب کچھ عربی میں ہے اس کے بعد مخاطب کے لئے دعائیہ الفاظ جو سلامتی اور رحمت و برکت پر مشتمل ہیں عربی ہیں۔ پھر خط لکھنے والا اگلے کو مخاطب کرتا ہے اور لکھتا ہے آپ کا خط ملا خیریت اور احوال معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی اب اس تھوڑی سی عبارت میں عربی الفاظ انتہائی خوبی سے شامل ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ اردو زبان کی تکمیل اور خوبی عربی زبان کے الفاظ کے برمحل استعمال کے بغیر ناممکن ہے۔

عربی کے بارہ میں اس کی اہمیت تکریم اور فضیلت کا بیان کرنا عام انسانی تصورات سے کہیں بالاتر ہے میں صرف یہ لکھنا چاہتی ہوں کہ عربی زبان مجھے ہر زبان سے پیاری ہے خواہ مادری ہو یا قومی یا کوئی اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ خدا واحد ولاشریک نور اعلیٰ نور کل کائنات کے خالق و مالک رب العالمین کی وہ کتاب جو لاریب و بے عیب اول سے تا آخر ابدی و ازلی صداقتوں حکمتوں اور حقیقتوں کا منبع و مخزن ہے جو مکمل و کامل ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کتاب ہے۔ جس کی تعلیم فلاح دارین کے لئے راہبر و رضامن ہے۔

جس کی ایک سورت کی مثال پیش کرنے سے بھی دنیا بھر کے عالم و فلاسفر عاجز و قاصر ہیں یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ دوسری وجہ عربی سے محبت کی یہ ہے کہ یہی پاک و برتر روح و جسم کے لئے شفاء کامل کتاب جس وجود پر نازل ہوئی اور آپ نے دنیا کے سامنے پیش کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمۃ للعٰلمین۔ حامل خلق عظیم۔ خلق جہاں ہیں۔ آپ کی زبان عربی مبین ہے۔

میرا مقصد مندرجہ بالا پوری تمہید سے یہ ہے کہ عربی کو اپنے سکولوں کے ابتدائی تعلیمی نصاب میں لازماً شامل کیا جائے جس میں عربی کے عام الفاظ ان کا ترجمہ۔ اور پھر چھوٹے چھوٹے فقرے اور آسان صرف و نحو کے قواعد اور اعراب کا استعمال سمجھایا جائے۔ اس ابتدائی عربی تعلیم کا یہ فائدہ ہوگا کہ کلام پاک اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ سمجھنے میں طلبہ کو سہولت ہوگی اور تصحیح بھی۔ جب انگلش کی تعلیم ابتدائی کلاسوں میں رکھی جاتی ہے تو عربی کے لئے ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ قادیان میں چھٹی جماعت سے انگلش اور عربی دونوں لازمی مضمون ہوتے تھے اور میٹرک تک کلام پورا با ترجمہ پڑھایا جاتا تھا اور حدیث کی کتاب (غالباً) عمدۃ الاحکام اس عرصہ کے نصاب میں شامل تھی۔

آخر میں ایک دلچسپ واقعہ تحریر کرتی ہوں جو سالہا سال سے پہلے میں نے ایک خطیب کے خطبہ میں یا کسی تقریر میں سنا تھا۔ انہوں نے ذکر کیا کہ عربی زبان کے بارہ میں عربوں کو تکبر کی صورت میں عربی کی فصاحت و بلاغت کے بارہ میں فخر و ناز تھا اور بجا بھی تھا ادھر کفار مکہ کو کوئی بات اعتراض کی نظر نہ آتی تو کلام پاک کے کسی جملہ یا فقرہ پر جاہلانہ اعتراض کر دیتے کہ یہ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے مناسب نہیں اور کلام پاک کے تین جملوں پر خصوصیت سے نکتہ چینی کرتے۔ (۱) أتتخذنی هزوا" (۲) رجل کبار (۳) ان هٰذا لشیء عجاب۔ ایک دن ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے ایک شخص کفار میں سے ہی جو عربی زبان کا عالم تھا اور اس کی عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کی شہرت تھی حضور کے بالکل ساتھ لگ کر بیٹھا ہوا تھا۔

اتفاق سے اس کے کپڑوں سے ناگوار سی بو آ رہی تھی حضورؐ کی انتہائی نظافت پسند طبیعت اسے برداشت نہ کر سکی اور حضورؐ تھوڑا سا پیچھے ہٹ گئے۔ وہ شخص پھر حضورؐ کے قریب ہو گیا ایسا دو تین بار ہوا تو وہ شخص برہم ہو گیا اور حضورؐ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

اتتخذنی هزوا" وانا رجل کبار ان هٰذا لشیء عجاب۔ یعنی اس آدمی نے تینوں فقروں کا ایک ہی جملے میں اعتراض کو ختم کر دیا۔ میں نے بعد میں کئی بار کوشش کی کہ اس واقعہ کا کہیں سے حوالہ وغیرہ مل سکے مگر نہ مل سکا۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

رونق کائنات

کسی نے کہا تھا۔

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق اور اس رونق کے لئے شاعر گریہ ماتم تک کو قبول کر بیٹھا تھا۔ ثابت ہوا کہ انسان تنہائی سے گھبراتا ہے۔ اور رونق کو پسند کرتا ہے۔ لیکن رونق پسندی کی اس عادت نے انسان کو بیکار کر کے رکھ دیا ہے۔ اپنے اردگرد مصنوعی رونق بنانے اور خود کو اس میں مدغم کرنے کی کوشش میں انسان بے بس ہو کر رہ گیا ہے۔ ان رونقوں نے اس کے دل میں اندھیرا کر دیا ہے۔ رونق میں۔ گہما گہمی میں۔ شور و غوغا میں گھرا ہوا ہر شخص آج تنہا ہے۔ اس کے دل میں رونق نہیں ہے۔

وہ اس تنہائی دل کے عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنے گرد کبھی تو گانوں کا زیر و بم بلند کر کے اس میں کھونا چاہتا ہے۔ لیکن کانوں کے راستے یہ رونق دل تک نہیں پہنچ پاتی۔ وہ آواز کو اونچا اور اونچا کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ شور اس کی سماعت کو مجروح کر دیتا ہے۔ اور وہ چیخ اٹھتا ہے "بند کرو یہ بکواس" کبھی وہ آنکھوں کو دعوت نظارہ دینے کے لئے ٹی وی فلم۔ وی سی آر کا سہارا لیتا ہے۔ اور فن کی بلندیوں کو چھونے کا دعویٰ کرنے والی فلمیں بھی اس کی آنکھوں کو اکتا دیتی ہیں۔ دل کو سکون نہیں پہنچاتیں۔ وہ گھبرا کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ سکون دل کی خاطر محفل دوستاں سجاتا ہے۔ رونق محفل کے لئے ہر دوست سج سجا کر پہنچتا ہے۔ لذت کام و دہن کے سب اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ ہمدرد دوستوں کے جمگھٹے میں کچھ دیر کے لئے کھو کر وہ اس رونق کا حصہ بن جاتا ہے۔ لیکن آدھی رات تک یا رات بھیگنے تک یہ رونق اس کا ساتھ دیتی ہے۔ پھر ہر محفل خاموش ہو جاتی ہے۔ رونق کا متلاشی انسان پھر تنہا اور اکیلا رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ گریہ ماتم بھی دم توڑ دیتا ہے۔ وقت کے ساتھ غم میں بہنے والے آنسو خشک ہو جاتے ہیں لوگ اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے ہیں۔ تنہائی پھر اس بد نصیب انسان کا مقدر رہے۔ وہ پھر تنہا ہے۔ رونقوں کا متلاشی ایک بار پھر اکیلا ہے۔

میں آج کے اس انسان کو ایک حل بتلانا چاہتی ہوں جو نیا نہیں شروع سے ابتدائے آفرینش سے اس کائنات میں موجود ہے۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ جو نہ کبھی اس کی سماعت پر بوجھ بنتا ہے۔ نہ اس کی آنکھوں میں عارضی چکا چوند پیدا کر کے اس کو اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ نہ اس کے دل کو بے سکون اور بے قرار کر کے عارضی سہاروں کا محتاج بناتا ہے۔ نہ گریہ ماتم اور جشن شادی کی محفلوں میں پناہ لینے اور اپنے اندر کی آواز کو دبانے کی کوشش میں سرگرداں ایک ناکام انسان کو بے آسرا کرتا ہے۔ یہ ہے۔

رونق کائنات!۔ صناع عالم کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی کائنات کی رونقیں جو اس مالک و خالق نے صرف اور صرف انسان کے لئے بنائی ہیں اور ایک انسان کو ان سے درجہ غائت تک فائدہ اٹھانے کے لئے بطور مثال کے اس کے سامنے پیش کیا۔ اب فائدہ اٹھانا انسان کا کام ہے۔ یہ انسان چاہے تو اپنے کانوں کو۔ اپنی سماعت کو۔ اس کائنات کی رونق کے لئے وقف کر دے سننے والے کان چاہئیں۔ خاموشی بھی بولتی ہے۔ آپ کو کائنات کی ہزاروں چیزیں اپنے خالق کی حمد میں راگ الاپ کر سنا رہی ہیں۔ آپ سونا چاہیں تو لوریاں دیتی ہے۔ آپ کو گیت اور سنگیت کی بلندیوں سے روشناس کراتی ہیں۔ آپ سے باتیں کرتی ہیں۔ آپ کے کانوں میں محبت بھرے الفاظ کا رس گھولتی ہیں۔ یہ آواز کبھی تیز ہو کر بے ہنگام شور نہیں بنتی۔ آپ نے پہاڑوں کی برف کو سرگوشیاں کرتے نہیں سنا؟؟ سمندر کی لہروں کو گیت سناتے نہیں سنا؟؟ جنگل کی موسیقی آپ کے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات-

نون سین

پاک / بھارت مذاکرات

بتایا گیا ہے کہ یکم جنوری ١٩٩٤ء کو وزارت خارجہ کی سطح پر اسلام آباد میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دونوں ممالک کے مسائل حل کرنے کے لئے گفت و شنید ہو گی۔ پاکستان کو اس بات پر اصرار ہے کہ اس گفت و شنید میں کشمیر کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ کیونکہ سب سے بڑا مسئلہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر ہی کا مسئلہ ہے۔ پتہ چلا ہے کہ ہندوستان نے اس بات پر اتفاق کرلیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ جملہ مسائل پر بھی کھل کر بات ہو سکے گی یہ بات اخبارات میں بھی شائع ہوئی ہے اور آل انڈیا ریڈیو نے بھی اس کا اعلان کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ دیگر مسائل کے ساتھ اس اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اس سے پہلے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مسائل کے حل کے لئے جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ وہ اگست ١٩٩٢ء میں دہلی میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر اب تک ایسے حالات پیدا نہیں ہو سکے جو گفتگو کے سلسلے کو جاری رکھ سکیں۔ حالات تو اب بھی کچھ ایسے اچھے نہیں ہیں خاص طور پر کشمیر میں درگاہ حضرت بل کے جھگڑے کی وجہ سے لیکن چونکہ وہاں سے ہندوستانی فوج ہٹالی گئی ہے کہا جاسکتا ہے کہ حالات کسی قدر بہتر ہو گئے ہیں۔ اور اس بات کے پیش نظر پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے دوبارہ گفتگو شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس گفتگو کے لئے پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری شہریار خان نے ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جے این۔ ڈکشٹ کو اسلام آباد آکر گفتگو کرنے کی دعوت دی ہے۔ جو ہندوستان کی وزارت خارجہ نے منظور کرلی ہے۔ اس سلسلے میں ہندوستان نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ ایک مطالبہ پاکستان کی طرف سے یہ تھا کہ کشمیر میں حضرت بل کی درگاہ پر سے فوجی دستے ہٹالئے جائیں سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کا آپس میں گفتگو کرنا یقیناً اس بات کی طرف مثبت اقدام ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے چنانچہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہندوستان نے کشمیر کے مسئلہ پر بات کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔

عراق کی درخواست مسترد

گزشتہ دنوں عراق نے سیکیورٹی کونسل سے درخواست کی تھی کہ اس پر تیل کے سلسلے میں لگائی پابندی اٹھالی جائے۔ گزشتہ منگل کے روز سیکیورٹی کونسل نے عراق کی یہ درخواست مسترد کردی اور اسے اس بات پر سرزنش کی کہ اس نے کویت کی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے جیسا کہ قارئین جانتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ دو دفعہ عراقی کویت میں داخل ہو کر خندق کھودنے والوں کو اپنا کام روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ سرحدیں اقوام متحدہ نے مقرر کی ہیں اس لئے اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ عراق ان سرحدوں کی خلاف ورزی کرے اور اسے معاف کردیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ١٦/ نومبر اور ٢٠/ نومبر کو عراقی کویت میں داخل ہو گئے۔ اگرچہ داخل ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل تھے لیکن بہرحال خلاف ورزی تو کی گئی۔ جب کویت کی طرف سے اس پر احتجاج کیا گیا تو سیکیورٹی کونسل کے صدر نے ایک یادداشت عراق کو بھیجی ہے جو کہا جاتا ہے خاصی سخت الفاظ پر مشتمل ہے صدر موصوف نے کہا کہ عراق کو چاہئے کہ سیکورٹی کونسل کی تمام قراردادوں پر پوری طرح عمل کرے اور عالمی قانون کی پاسداری کرتے ہوئے دوسرے ملک یعنی کویت میں دخل اندازی نہ کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عراق کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی خلاف ورزیوں سے روکے۔ عراق کا کہنا کہ کویت کی سرحد کے ساتھ جن عراقیوں کی زمین ہے وہ یہ دیکھتے ہوئے کہ ان کی زمینیں ضبط کی جارہی ہیں کویت میں داخل ہو کر خندق کھودنے کے عمل کو روکنا چاہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں عراق کے نائب وزیر اعظم پاکستان کے اقوام متحدہ کے سفیر جمشید مارکر سے ملے اور ان کو عراق کی پوزیشن واضح کرنے کی کوشش کی اور پاکستان کے سفیر سے یہ درخواست کی کہ وہ ان کی اس سلسلے میں مدد کریں اور تیل پر سے پابندی اٹھوائیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس وقت پاکستان اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا ایک ممبر ہے اور عراق نے اس سلسلے میں خاصی کوشش کی ہے۔ مسٹر طارق عزیز اقوام متحدہ کے افسران سے بھی ملے اور ان پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے خلیج کی جنگ کے بعد اقوام متحدہ کی تحفیف اسلحہ کی سفارشات پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔

"اسلامک" گوریلوں کا اسرائیلیوں پر حملہ

اسلامی مزاحمتی گوریلوں کے گروپ نے سوموار کے روز بتایا کہ انہوں نے ایک اسرائیلی گشت کرتے ہوئے دستے پر مقبوضہ جنوبی لبنان میں حملہ کیا۔ اسرائیل کے فوجی ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ سیکورٹی زون میں ان گوریلوں نے حملہ کیا تھا۔ اسلامی مزاحمتی گروپ حزب اللہ کا ایک مسلح دستہ ہے اس کے گوریلوں نے کہا کہ ہم نے راکٹ برسائے ہیں اور اسرائیلیوں کا ایک ٹینک مرکز تباہ کر دیا ہے۔ اور اسی طرح لڑائی کے زون کی ایک سڑک کو بھی خاصا زیادہ نقصان پہنچایا ہے انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ان گوریلوں نے کئی اسرائیلی فوجیوں کو جان سے بھی مارا ہے اور بہتوں کو زخمی بھی کیا ہے۔

یہ گوریلے اسرائیلی فوجیوں کے ساتھ پندرہ منٹ تک نبرد آزما رہے۔ اسرائیلی فوجوں نے بھی مقابلہ کرتے ہوئے کئی گولے برسائے۔ اسرائیل نے یہ بھی بتایا کہ اسرائیلیوں کی جس خاص چوکی پر اسلامی گروہ نے حملہ کیا اس کے نتیجہ میں کوئی ہلاکت نہ ہوئی۔ یہ حملہ کرنے والے عام طور پر اس قسم کے چھوٹے چھوٹے حملے کرتے رہتے ہیں۔

اس گروہ نے امن گروہ کے ساتھ مل کر اپنے حملوں کی شدت کو بڑھا دیا ہے اور ایسا گزشتہ چند ہفتوں سے کیا جارہا ہے۔ سوموار کے روز جو حملہ کیا گیا وہ اس وقت کیا گیا جب لبنان اپنی آزادی کی پچاسویں سالگرہ منا رہا تھا۔ فرانس سے آزاد ہونے کے پچاس سال پورے ہونے پر یہ تقریب منائی جا رہی تھی۔

کویت / روس معاہدہ

کویت میں روس کے سفیر نے کہا ہے کہ ٢٩/ نومبر اور یکم دسمبر کے درمیان روس اور کویت دفاعی معاہدے پر دستخط کریں گے۔ اس معاہدے کے نتیجہ میں کویت کو محفوظ کیا جاسکے گا۔ اور دونوں ملکوں کی متحدہ جنگی مشقیں بھی ہوں گی۔ اس معاہدہ کے مطابق کویت کے دفاع کو مضبوط کرنا مقصود ہے اور اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہو گا کہ روس اپنے آپ کو خلیج میں قیام امن کے سلسلے میں زیادہ متحرک کر سکے گا۔ روس کے سفیر نے کہا کہ اس معاہدے سے ہم اس بات کا اہتمام کر رہے ہیں کہ اس علاقے میں نہ صرف امن کا قیام ہو بلکہ اسے استحکام حاصل ہو۔ اس کے ذریعے تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ کویت کی دفاعی اہمیت کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس طرح دفاع کے سلسلے میں دونوں حکومتوں کی وزارتیں ایک دوسرے ملک کا دورہ کریں گی اور مشقیں بھی اکٹھی کرنے کا انتظام کیا جائے گا یہ کویت کا چوتھا معاہدہ ہے جو اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے کسی مستقل رکن کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ یعنی ١٩٩١ء سے اب تک یا یوں کہہ لیجئے کہ خلیج کی جنگ کے بعد سے لے کر اب تک تین معاہدے ہو چکے ہیں اور یہ چوتھا معاہدہ ہے۔ عراق نے تقریباً سات ماہ تک کویت پر قبضہ کئے رکھا تھا۔ قبل اس کے کہ امریکہ کی حمایتی حکومت نے اسے نکال باہر کیا۔ خلیج کے بحران سے پہلے اور سوویت یونین کے ٹوٹنے سے پہلے ماسکو سب سے زیادہ عراق کو ہتھیار فروخت کرتا تھا اگرچہ سفیر موصوف نے اس کی وضاحت نہیں کی لیکن یہ ضرور کہا کہ یہ اس دس سالہ کویتی معاہدہ جیسا معاہدہ ہو گا جو کویت نے برطانیہ امریکہ اور فرانس کے ساتھ کیا ہے دونوں ممالک اس سے پہلے ایک میمورینڈم پر دستخط کر چکے ہیں کہا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کویت نے ٦٥ء٣ ارب ڈالر آئندہ دس سال اسلحہ خریدنے کے لئے مخصوص کئے تھے۔

چین / مسئلہ کشمیر

چین کی پولیٹیکل مشاورتی کونسل کے چیئرمین نے بیجنگ میں بتایا کہ وہ ہندوستانیوں کے ساتھ وفود کے متعلق گفت و شنید کر رہے ہیں چیئرمین موصوف عنقریب دہلی کا دورہ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اگرچہ اس دورہ کی تفصیل تو نہیں بتائی لیکن چونکہ چین کے پاکستان کے ساتھ خاصے اچھے تعلقات ہیں اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ گفت و شنید کے دوران پاکستان کے موقف کی نہ صرف وضاحت کرنے کی کوشش کریں گے بلکہ وہ یہ بھی چاہیں گے کہ پاکستان کا موقف مان لیا جائے۔ وہ دراصل ہندوستان اور انگلستان کا دورہ کرنے والے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ چین کشمیر کے معاملے پر باقاعدہ نظر رکھے ہوئے ہے اور چین چاہتا ہے بلکہ اس بات پر پرامید ہے کہ پاکستان اور ہندوستان جذباتی ہو کر کوئی ایسا اقدام نہیں اٹھائیں گے جو عالمی امن پر اثر انداز ہو۔ ان دونوں سے چین یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ تحمل اور بردباری سے کام لیں اور اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ چین کے خیال میں یہ مسئلہ آپس میں گفت و شنید سے حل کیا جاسکتا ہے۔ چین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کا دوست ہے اور اسی طرح ہندوستان کا بھی دوست ہے۔ وہ نہ پاکستان کو ناراض کرنا چاہتا ہے نہ ہندوستان کو لیکن اس کے باوجود اس کی یہ خواہش ہے کہ امن و امان کے ساتھ یہ مسئلہ حل ہو جائے اور حل بھی ایسا ہو کہ دونوں جانب کی تسلی کا باعث بنے۔ ان سے خاص طور پر یہ پوچھا گیا کہ کیا وہ کشمیر کا مسئلہ ہندوستانیوں کے ساتھ گفت وشنید میں خاص طور پر زور دے کر اٹھائیں گے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ جب ہم ہندوستانیوں سے بات کریں گے تو کشمیر کا مسئلہ ضروری طور پر شامل ہو جائے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کے مسئلے کا حل امن کی فضا میں ہونا چاہئے۔

امریکہ / بندوق پر کنٹرول

کا قانون

جرم کی رفتار جس سرعت کے ساتھ امریکہ میں بڑھتی ہے شاید بہت سے دوسرے ملکوں میں ایسا نہ ہوتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو اسلحہ خریدنے کی آزادی بھی ہے اور آسانی بھی۔ اب امریکہ کے ایوان نمائندگان نے بدھ کے روز ایک ایسا قانون پاس کیا ہے جو بندوق کنٹرول کا قانون کہلا سکتا ہے۔ اس قانون کے مطابق ہر اس شخص کو جو بندوق خریدنا چاہے گا پانچ دن انتظار کرنا پڑے گا۔ یہ پانچ دن اس کی ذاتی حیثیت کے متعلق تفتیش کے لئے رکھے گئے ہیں صدر کلنٹن نے ایوان نمائندگان کے اس فیصلے کو سراہا ہے۔ لیکن یہ بھی کہا ہے کہ کانگریس شائد اس فیصلے کی آسانی سے توثیق نہیں کرے گی۔ بل کلنٹن نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے ہم اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام امریکیوں کی جانی حفاظت کی جائے۔ اور ہر وہ چیز جو ہمارے ایسا کرنے کی راہ میں روک بنے اسے تباہ کیا جائے اس بل پر بحث کرتے ہوئے بعض تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ صرف یہ بات کہ کسی کو بندوق نہ خریدنے دی جائے جرم کو کم نہیں کر سکتی کیونکہ جرم اسلحہ نہیں کرتا وہ شخص کرتا ہے جس کے ہاتھ میں اسلحہ ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ وہ کسی ایک خاص قسم کے اسلحہ ہی سے جرم میں ملوث ہو۔ وہ اس کی جگہ کچھ اور بھی استعمال کر سکتا ہے مثلاً اگر کسی شخص کو مارنا ہے اور اسے بندوق میسر نہیں ہے تو وہ چھرا بھی گھونپ سکتا ہے۔ لیکن بعض دیگر لیڈروں کا خیال ہے کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جرم وہ کرتا ہے جس کے ہاتھ میں اسلحہ ہوتا ہے نہ کہ اسلحہ بذات خود جرم کرنے والا ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب ہاتھ میں اسلحہ آجائے تو جرم کرنے والے شخص کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ آسانی سے جرم کر سکتا ہے۔ اور بندوق کے ساتھ چونکہ جرم آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اگر بندوق لوگوں کے ہاتھ سے چھین لی جائے یا ایسے لوگوں کے ہاتھ میں نہ دی جائے جن سے جرم کا امکان ہو تو یقیناً جرم کم ہو جائے گا کہا جاتا ہے کہ پانچ سال تک اس کا جائزہ لیا جاتا رہے گا کہ دستی بندوق کی فروخت میں احتیاط کے کیا نتائج نکلے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۹۹ میں بخت بھری زوجہ خادم حسین قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن پچنند تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ا۔ سامان دکان ہارڈویئر ۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بخت بھری زوجہ خادم حسین پچنند تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال گواہ شد نمبر ا رفیع احمد ولد خادم حسین پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ محمد اقبال ملک پچنند ضلع چکوال۔

مسل نمبر ۲۹۳۰۰ میں چوہدری عبدالحئی ولد چوہدری عبدالرحمان قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن مظفر گڑھ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۳۵ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عبدالحئی منہاس مظفر گڑھ پوسٹ بکس نمبر ۷۸ گواہ شد نمبر ا چوہدری محمد غضنفر چٹھہ وصیت نمبر ۲۲۸۳۲ گواہ شد نمبر ۲ مبشر احمد ظفر (مربی سلسلہ) وصیت نمبر ۲۶۳۴۰

بازیافتہ گھڑی

○ ایک عدد زنانہ گھڑی دارالعلوم جنوبی کے قریب سے ملی ہے۔ جس کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لیں۔

بقیہ صفحہ ۳

لوگوں کو لغو خیالات کی عادت ہوتی ہے۔ انہی کے دلوں میں (عبادت) کے وقت قسم قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی توجہ میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لغو خیالات اپنے دل و دماغ میں پیدا ہی نہ کریں۔ اگر پیدا ہوں تو ان کو روکنے کی کوشش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہوں۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ کئی لوگ محض شیخ چلی جیسے خیالات کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں حالانکہ ان کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے خیالات جو محض ظنی اور قیاسی ہوں ان میں مشغول ہونے کے لئے اپنے نفس کو ہرگز اجازت نہیں دینی چاہئے۔ اس سے ایک اور نقص بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیکار خیالات میں اپنے دماغ کو لگا دیتا ہے تو پھر وہ معقول باتوں کی طرف توجہ کرنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔ پس لغو خیالات اور لغو افکار سے اپنے دل و دماغ کو صاف کر کے انہیں اعلیٰ اور مفید خیالات کی طرف متوجہ رکھنا چاہئے۔ تاکہ قوت فکر ترقی کرے اور دماغ جو اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے وہ ماؤف نہ ہو۔

بقیہ صفحہ ۴

اپنے پیچھے پسماندگان میں چھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کے علاوہ جماعت احمدیہ کوٹ مومن کو اس سانحہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ ۵

کانوں کو نہیں بھاتی؟ ہواؤں میں سنسناتے پیغام نے آپ کو رونق کائنات سے روشناس نہیں کرایا۔ ؟؟۔ نہیں کرایا؟؟۔ تو پھر آپ کے کان اسی قابل ہیں کہ بے ہنگم۔ بے سُری مصنوعی تانوں سے اپنی سماعت کے حسن کو مجروح کریں۔ اور پھر کانوں میں انگلیاں ڈال کر چیخ اٹھیں "بند کرو یہ بکواس"!

دیکھنے والی آنکھ چاہئے۔ چاند کا حُسن آپ کو مسحور کر دیگا رنگ و نور کے بکھرتے سوتے آپ کی آنکھوں کو خیرہ کر دیں گے۔ بادل آپ کی روح سے اٹھکیلیاں کریں گے۔ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں گے۔ پہاڑوں کی بلندیوں پر سے آپ کی نظر پھسلے گی۔ اٹھے گی۔ پھسلے گی۔ اٹھے گی۔ ٹک نہ سکیگی۔ دریاؤں کا پانی ہر روز رنگ بدلے گا۔ آپ کی آنکھوں کو لبھائے گا۔ سبزہ زار اپنی طرف کھینچیں گے۔ خدا کی قدرت کی صناعی کے نمونے چرند پرند و حوش آپ کی آنکھوں کو خیرہ کریں گے۔

خوشبوؤں کے چند مصنوعی نمونے آپ ایک دولت کثیر لٹا کر حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن قدرت کی طرف سے رنگ و بو کا ایک سیلاب آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا خواہاں ہے۔ یہ لاکھوں خوشبوئیں ہیں جو مشام جاں کو معطر کرتی ہیں۔ اور بغیر دولت خرچ کئے۔ ہر کس و ناکس کے لئے بکھری پڑی ہیں۔ بادل، آسمان، قوس قزح برسات، سمندر کی رنگ برنگی مچھلیاں اور پھر سب سے بڑھ کر خدا کی قدرت کا شاہکار حضرت انسان! اس کی ظاہری اور باطنی خوبیاں آپ کے متلاشی سراپا کو پکارتی ہیں! ہر انسان کے اندر ایک چھپی ہوئی خوبصورتی ہے ایک رس گھولتی آواز ہے۔ آپ دل کی آنکھوں سے دیکھئے تو سہی محسوس تو کیجئے یہ لامتناہی حسن ختم نہیں ہوگا۔ آپ کی چند روزہ زندگی کے لئے اتنا سامان؟۔ جھولیاں بھر بھر کے سمیٹیں تو ختم نہ ہو۔ یہ بھی سب ظاہری حسن ہیں۔ نیکیوں اور خدمت کے جذبہ کی دولت آپ کے دل کو مالا مال کرنے کے لئے ہر آن آپ کی منتظر ہے۔

رونق کائنات آپ پر خوشیاں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ کو تو یہ چند روزہ زندگی فرصت نہیں دیگی۔ آپ تو ان سے جھولیاں بھر بھر کر دوڑتے پھریں گے۔ یہ ختم نہیں ہونگی لیکن اپنے کان۔ آنکھ اور دل سے کام لینا سیکھیں ان سے فیضیاب ہونا سیکھیں۔ ان کو محسوس کرنا سیکھیں ان کی طرف توجہ کرنا سیکھیں!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۸-نومبر- سردی میں ہلکا سا اضافہ ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے گذشتہ روز لاہور میں موچی دروازہ میں شہر کی کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیتے ہوئے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے انتخابات سے پہلے جو وعدے کئے تھے اب انہیں پورا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا منشور کاغذ کا ٹکڑا نہیں بے نظیر کے دل کا ٹکڑا ہے۔ ہم غریبوں کو گھر دیں گے۔ میں نے جیل کاٹی ہے میں جانتی ہوں کہ گھر کی کیا اہمیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کے بعد ملک میں سیاسی استحکام آگیا ہے۔ امریکہ کا رویہ مثبت ہو رہا ہے بھارت بھی کشمیر پر مذاکرات کے لئے تیار ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کو اسلامک سوشل ڈیموکریٹ سٹیٹ بنائیں گے۔ یہ مقصد اسی وقت پورا ہو گا جب سب کو اپنا گھر ملے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس موقع پر کہا کہ لاہور کی ان بستیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے ۵۸- ہزار افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ ۲۰ کروڑ روپے حکومت دے گی۔ تمام پنجاب میں بے گھر افراد کو مالکانہ حقوق دیں گے۔ دیہات کے بسنے والے بے گھر افراد کو بھی مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سوپور میں بھارتی فوج کے قریباً ایک لاکھ جوان ایک بڑے فوجی اپریشن میں حصہ لے رہے ہیں شہریوں کے خلاف ٹینکوں اور مارٹر توپوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ ۳۲- افراد شہید ہو چکے ہیں۔ قصبے کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے کئی عمارتیں نذر آتش کر دی گئی ہیں سینکڑوں لوگ گرفتار ہو گئے ہیں۔ لوگوں کے گھروں پر ٹینک چڑھا دیئے گئے ہیں۔

○ خیال ہے کہ جنوری میں پریسلر ترمیم ختم ہونے کے بعد پاکستان کو امریکی ایف ۱۶ طیارے مل جائیں گے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے گذشتہ روز جنرل ہیڈ کوارٹر کا دورہ کیا اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید سے فوجی اور قومی سلامتی کے اہم امور پر بات چیت کی۔ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ مارشل لاء کو بریک لگا دی گئی ہے اللہ کے کرم سے مرکز اور صوبوں میں مستحکم حکومتیں قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کا آئین اس کی اصلی شکل میں بحال کریں گے۔

○ ۱۴- دینی و سیاسی جماعتوں نے ضمنی انتخابات میں پیپلز پارٹی اور جونیجو گروپ کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ ان میں جمعیت العلمائے اسلام، جمعیت اہل حدیث، تحریک فقہ جعفریہ، پاکستان جمہوری پارٹی، جماعت اسلامی دعوت گروپ (حیدر فاروق مودودی)، خاکسار تحریک، پاکستان علماء مشائخ کونسل، مسلم لیگ پگاڑا گروپ، مسلم لیگ قاسم گروپ، حزب جہاد، مسلم لیگ زہری گروپ، پاکستان شیعہ سنی اتحاد گروپ اور پاکستان علماء کونسل شامل ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر مسٹر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ نواز لیگ شکست نظر آنے پر دھاندلی کا واویلا کر رہی ہے۔ ضمنی انتخابات میں دھاندلی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی صدارت خطرے میں پڑ گئی ہے اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کو ایک ماہ بعد اقتدار کے سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی جماعتیں پہلے بھی ہمارے ساتھ تھیں آئندہ بھی رہیں گی۔

○ لاہور میں پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کا جلسہ سخت بدنظمی کا شکار رہا۔ پولیس نے حاضرین پر لاٹھی چارج کیا تو وہ بپھر گئے گریبان اور قمیضیں چاک کر کے سینہ کوبی کرنے لگے۔ وزیر اعظم کے تین سپیشل گارڈ سے بھی پولیس کی ہاتھا پائی ہوئی۔

○ شاتم رسول سلمان رشدی کی امریکی صدر بل کلنٹن سے ملاقات کے بعد امریکی محکمہ خارجہ نے اپنے ایشیا بھر کے سفارت کاروں کو حفاظتی اعتبار سے محتاط رہنے کی ہدایت کر دی ہے اور کہا ہے کہ وہ جمعہ بازار کی شاپنگ میں نہ جائیں اور بھیڑ بھاڑ سے بچیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کھاد مہنگی ہو گئی ہے اور زرعی قرضوں پر سود بڑھ گیا ہے۔ حکومت کو غریبوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس سے مہنگائی بھی بڑھے گی زرعی پیداوار بھی کم ہو گی انہوں نے کہا کہ اندھیری رات جلد چھٹنے والی ہے باطل قوتیں مسلم لیگ کے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ میرے دور میں کسی بیرونی طاقت کو ملکی معاملات میں مداخلت کی جرات نہیں ہوئی جبکہ پیپلز پارٹی ڈکٹیشن لے کر چلتی ہے۔

○ امریکہ نے چین کے خلاف پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ یہ پابندیاں پاکستان کو دور مار ایم ۱۱- بیلسٹک میزائیل اور متعلقہ ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے انکشاف کے بعد لگائی گئی تھیں۔

○ وزیر اعظم نے نگران حکومت کے دور میں پاکستان کی سمندری حدود دو سو میل سے کم کر کے ساڑھے بارہ میل کرنے کی فوری تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ متعلقہ حکام کو فوری طور پر گہرے سمندر کی حدود دو سو میل کرنے کا حکم دے دیا گیا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ کشمیر کے دونوں حصوں کی قیادت کو شامل کئے بغیر کشمیر کے بارے میں مذاکرات ناکام رہیں گے۔

○ صدر فاروق لغاری نے ہفتے کے روز مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے مزار واقع گڑھی خدا بخش پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی انہوں نے شاہنواز بھٹو مرحوم کے مزار پر بھی فاتحہ پڑھی۔

○ لاہور میں پہلی بار وزیر اعظم کی آمد پر سڑکوں پر ٹریفک بند نہیں کی گئی۔ ایسا وزیر اعظم کی ہدایت پر کیا گیا۔

○ سندھ کے گورنر حکیم محمد سعید نے کہا ہے کہ ہم ایم کیو ایم کی طرف مسلسل دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں لیکن ہمیں اس کا کوئی مثبت جواب نہیں ملا۔ وہ دوسرے مطالبات منوانے کے لئے دباؤ کے طور پر گورنر کی تبدیلی کا نعرہ لگا رہے ہیں۔

ہومیوپیتھک کورسز
HOMEO COURSES

اردو نام	قیمت	INTERNATIONAL NAME
دمہ کورس	85	ASTHMA COURSE
باڈی بلڈنگ کورس	125	BODY BUILDING COURSE
شوگر کورس	100	DIABETES COURSE
چھوٹا قد کورس	120	DWARFISHNESS COURSE
کمزوری نظر کورس	90	EYESIGHT COURSE
ہائی بلڈ پریشر کورس	180	HYPERTENTION COURSE
پتھری گردہ کورس	230	KIDNEY STONE COURSE
پھلبہری کورس	120	LEUCODERMA COURSE
کمزوری نظر دور کورس	90	MYOPIA COURSE
موٹاپا کورس	100	OBESITY COURSE
بواسیر کورس	50	PILES COURSE
بانجھ پن کورس	130	STERILITY COURSE
تپدق کورس	60	T. B. COURSE

ان کے علاوہ 76 کیور سٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ :-

کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ۔
گنری : بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیور سٹو سٹور اینڈ ڈسٹری بیوٹنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ : حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ لوہا مارکیٹ بازار۔
سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ : طیب ہومیوپیتھک کلینک۔ انوار چوک۔
بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور لشتر روڈ۔
کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ۔
پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب
کار پوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال : خان ہومیو کلینک نزد بی بی ہسپتال۔
راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔
گجرات : شاہین ہومیوپیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔
حیدر آباد : روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گٹی۔
کیور سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون 771 ہاؤس 606 کلینک

پتہ

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج • گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون : ۴۲۰۹۵۸ / ۸۴۱۰۴۵

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ

نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ / ۲۱۲۴۳۴